السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک آدمی کے تین بیٹے اور ایک بیٹی ہے، میاں بیوی خود بھی حیات ہیں شرعی اعتبار سے جائیداد کی تقسیم کیسے ہوگی؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

سوال میں اس بات کی وضاحت نہیں کی گئی کہ کس کی جائیداد کو تقسیم کرنا ہے، پھر زندگی میں یا مرنے کے بعد جائیداد تقسیم کرنے کا مسئلہ درپش ہے۔ قارئین کرام سے گزارش ہے کہ وہ وراثت کے سوالات خوب واضح کرکے لکھا کریں، زندگی میں انسان اپنی جائیداد کے متعلق خودمختار رہے۔ اپنی ضروریات کےلئے جتنی جائیداد چاہیے صرف کردے اس سے کوئی بازپرس نہ ہوگی۔ البتہ اپنی اولاد میں تقسیم کرنے کےلئے مساوات کو پش نظر رکھنا ہوگا۔ اس مساوات میں مردوزن کی بھی تفریق نہیں ہے، یعنی لڑکوں اور لڑکیوں میں برابر برابر تقسیم ہوگی۔ صورت مسؤلہ میں بیوی کو صوابدیدی حصہ دے کرباقی جائیداد کو چار حصوں میں تقسیم کردیا جائے، تین لڑکوں اور ایک لڑکی کو ایک حصہ دے دیا جائے، اگر بعدازموت تقسیم جائیداد کا مسئلہ ہے تو اس کی دو صورتیں ہیں:

الف) باپ کی وفات کے وقت اگرمذکورہ اولادزندہ ہوتوان میں جائیداد تقسیم اس طرح ہوگی کہ بیوی کا آٹھواں حصہ نکالنے کے بعد بقیہ سات حصے اولاد میں یوں تقسیم کردیے جائیں کہ لڑکے کو دو دو حصے اور لڑکی کو ایک حصہ) دیا جائے، یعنی کل جائیداد کو آٹھ حصوں میں تقسیم کرلیا جائے ایک حصہ بیوہ کےلئے دو دو حصے فی لڑکے اور ایک حصہ لڑکی کو دے دیا جائے۔

ب) ماں کی وفات کے وقت اگرمذکورہ اولادزندہ ہوتوجائیداد تقسیم اس طرح ہوگی کہ خاوند کا چوتھا حصہ نکالنے کے بعد باقی تین حصے اولاد میں اس طرح تقسیم کردیے جائیں کہ لڑکے کو لڑکی کے حصہ سے دوگنا ملے۔ صورت مسؤلہ میں) سہولت کے پش نظر جائیداد کے کل 28 حصے کرلئے جائیں ان کا 1/4 یعنی سات حصے خاوند کو، پھر چھ چھ حصے ہر لڑکے کو اور تین حصے لڑکی کو دیے جائیں۔

پہلی تقسیم :8/ بیوہ (1) لڑکا (2) لڑکا (2) لڑکا (2) لڑکی (1) 8=

دوسری تقسیم :8/ خاوند (7) لڑکا (6) لڑکا (6) لڑکا (6) لڑکی (3)=28 [واللہ اعلم]

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد:2 صفحہ:286